اور پنڈت جواہر لال نہرو ایسے عظیم قومی رہنماؤں کی نجی زندگی کے بعض کمزور پہلوؤں کی پردہ دری کی گئی ہے اور خاص طور پر پنڈت جی کے متعلق تو مصنف نے حد درجہ دریدہ دہنی سے کام لیا ہے کہ اون کے ساتھ اون کے پورے خاندان کو لپیٹ لیا ہے، اس سے بحث نہیں کہ ان کتابوں میں جو واقعات مذکور ہیں وہ صحیح ہیں یا غلط۔ سوال صرف یہ ہے کہ جو لوگ اب دنیا میں موجود نہیں ہیں اور وہ ملک و قوم کی مسلمہ عظیم شخصیتیں ہیں اون کی نسبت اس قسم کے واقعات کی اشاعت کا مقصد کیا ہے۔ اس سے کتاب کی اشاعت اور مصنف کو مالی منفعت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن اس کا نہایت شدید نقصان یہ ہوتا ہے کہ ملک میں اخلاقی انارکی پیدا ہوتی ہے۔ فواحش و منکرات کی برائی دل میں کم ہو جاتی ہے اور ملک کی بڑی سے بڑی شخصیت کے احترام میں رخنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں وہ ہیں جو ایک قوم کی اخلاقی برتری اور معاشرتی رکھ رکھاؤ کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہیں۔ امریکہ میں اس قسم کی کتابیں عام ہیں؛ وہاں صدر امریکہ روزویلٹ اور آئزن ہاور کی نسبت خود اون عورتوں نے کتابیں لکھی ہیں۔ جن سے ان کے ناجائز تعلقات رہے ہیں۔ اور اون میں نہایت بے حیائی سے جنسی افعال و اعمال کی تصویر کشی تک کر دی گئی ہے۔ تو کیا امریکہ جنسی معاملات میں بے راہ روی اور اخلاقی گراوٹ کی جس سطح پر اتر آیا ہے۔ یہ مصنفین ہندوستان کو بھی اس سطح پر لانا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کی اصطلاح میں فواحش و منکرات کی اشاعت کر کے شر و فساد کا بیج بوتے ہیں، یہ ایک جمہوریت کے ماتحت آزادی تحریر و تقریر کا بہت غلط استعمال ہے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ ان کتابوں کی اشاعت اوس وقت ہوئی ہے جبکہ ملک میں جنتا گورنمنٹ کا دور دورہ ہے اس قسم کی کتابوں سے جن میں کانگریس کی اور ملک کی اہم شخصیتوں کو رسوا کیا گیا ہو جنتا پارٹی کو کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی پہونچ سکتا ہے۔